33

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

پریس کانفرنس، حضور انور کا TV چینل کے لئے انٹرویو، طالبات کی کلاس اور فیملی ملاقاتیں

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

9 نومبر 2016ء

﴿حصہ اول﴾

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پینتالیس منٹ پر بیت النور میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 54 خاندانوں کے 245 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملاقات کرنے والے ان تمام خاندانوں کا تعلق کیلگری جماعت سے تھا۔

ان سبھی افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر پینتالیس منٹ تک جاری رہا۔

پریس کانفرنس

اس کے بعد پروگرام کے مطابق پریس کانفرنس شروع ہوئی جس میں کیلگری سے درج ذیل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندے اور جرنلسٹس شامل ہوئے۔

1. Canadian Press
2. The Calgary Herald
3. The Calgary Sun
4. Metro News
5. CBC News Calgary
6. CTV News Calgary
7. Global News
8. City TV
9. Radio Canada
10. CBC Radio Calgary
11. AM 660 News
12. Radio Red FM

سب سے پہلے Calgary Herald کے صحافی Michael نے Newspaper سوال کیا کہ ڈونلڈ ٹرمپ کے انتخاب کے حوالہ سے آپ کا کیا ردعمل ہے؟ آپ اپنی جماعت کے لوگوں کو کیا نصیحت کریں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرا ردعمل وہی تھا جو اکثر امریکن لوگوں کا تھا جنہیں اس نتیجہ کی بالکل توقع نہیں تھی۔ جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے تو احمدی قانون پر عمل کرنے والے اور امن پسند شہری ہیں۔ ہم نے ملک کے قانون کو ہمیشہ عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اس لئے ہماری جماعت اس حکومت کے خلاف کوئی مظاہرہ نہیں کرے گی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ہمارے لوگوں میں سے بعض نے ٹرمپ کو ووٹ دیا ہو لیکن مجھے اس کا علم نہیں ہے۔

اس کے بعد سی بی سی نیوز چینل کی رپورٹر Kate نے سوال کیا کہ بہت سے کینیڈین لوگ اس بات پر پریشان ہیں کہ Donald Trump نے کہا تھا کہ وہ (-) کو ملک کے اندر داخل نہیں ہونے دے گا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ بیشک (-) کو ملک کے اندر داخل ہونے سے روکے لیکن وہ (-) جو امریکہ میں پیدا ہوئے ہیں اور امریکہ میں ہی پلے بڑھے ہیں ان کے بارہ میں کیا کرے گا؟ وہ لوگ جو کینیڈا میں پیدا ہوئے ہیں بیشک پیچھے سے ان کا تعلق کسی اور ملک سے ہو لیکن وہ یہاں پیدا ہوئے اور یہاں ہی پلے بڑھے ہیں وہ تو کینیڈین ہی کہلائیں گے۔ اسی طرح جو لوگ یورپ میں پلے بڑھے ہیں اور ان کے پاس یورپین نیشنیلٹیاں ہیں وہ یورپین ہی کہلائیں گے۔ اس لئے میرا نہیں خیال کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے اس پر عمل کرے گا۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ میری خوش فہمی ہے تو ایسی بات نہیں ہے۔ میرا نہیں خیال کہ کوئی بھی حکومت یا کوئی بھی عقلمند شخص اس طرح کے اقدام اٹھائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک (-) کا تعلق ہے تو میرا نہیں خیال کہ وہ (-) ممالک کے مسلمانوں کو امریکہ میں داخل ہونے سے بھی منع کرے گا۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو ملکوں کے درمیان بھی تنازعات اٹھیں گے۔

اس جرنلسٹ نے کہا کہ کیا آپ ڈونلڈ ٹرمپ سے ملنا پسند کریں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ ملاقات کا انتظام کروادیں تو مل لوں گا۔

جرنلسٹ نے عرض کیا کہ آپ ٹرمپ سے کیا کہیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلے تو میں یہ جاننا چاہوں گا کہ وہ مجھ سے کیا چاہتا ہے؟ پھر میں اسے یہی کہوں گا کہ جو کچھ بھی تم نے الیکشن کی تحریک میں کہا ہے اس پر عمل درآمد نہ کروانا۔ ورنہ ملک کے اندر بڑا فساد پیدا ہوجائے گا۔

Metro Newspaper کے صحافی Aaron نے سوال کیا کہ ڈونلڈ ٹرمپ کی جیت اور Brexit کا آپس میں کافی موازنہ کیا جارہا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ Brexit کے بعد (-) کے خلاف ظلم میں اضافہ ہوا ہے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ڈونلڈ ٹرمپ کی جیت کے بعد امریکہ میں بھی اضافہ ہوگا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ Brexit کے بعد یوکے میں (-) کے خلاف نفرت میں اضافہ ہوا ہے۔ آجکل تو امریکن لوگوں میں ایک لطیفہ چل رہا ہے کہ جس طرح برطانیہ کے لوگ Brexit کے حق میں ووٹ دے کر یورپین یونین سے علیحدہ ہوئے ہیں اسی طرح امریکن ٹرمپ کو ووٹ دے کر امریکہ سے علیحدہ ہوگئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک (-) کا تعلق ہے تو میرا نہیں خیال کہ (-) کو کسی بڑے مسئلہ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہوسکتا ہے کہ کہیں کہیں اکادکا واقعات ہوجائیں لیکن آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ سارے امریکہ کے شہری (-) اور (دین) کے خلاف نکل آئیں گے۔ ایسا نہیں ہوگا۔ امریکن شہریوں کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو خود (-) نہیں ہیں لیکن (-) کے حق میں بول رہے ہیں۔ اس لئے میرا نہیں خیال جو اس نے کہا وہ اس پر عمل بھی کرے گا۔

اس کے بعد ریڈیو کینیڈا کے صحافی Stephany نے سوال کیا کہ ڈونلڈ ٹرمپ کے الیکشن جیتنے کی وجہ سے ساری دنیا میں (-) پر کیا اثرات آئیں گے؟ (-) دنیا میں اس کا کیا ردعمل ہوگا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرا نہیں خیال کہ کسی قسم کا ردعمل ہوگا۔ میں تو بعض ایسے (-) کو بھی جانتا ہوں جو Trump کے حق میں بول رہے تھے۔ ہر ایک کو مکمل آزادی حاصل ہے۔ ردعمل تو اس وقت ہو جب واقعی حکومت کی طرف سے کوئی ایسی سخت پالیسی آجائے جس سے (-) کو دھچکا لگے۔ میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اگر ڈونلڈ ٹرمپ جیت بھی جاتا ہے تو وہ کبھی بھی اپنی پالیسیوں پر عمل نہیں کرے گا۔ یہ صرف اس کے الیکشن جیتنے کے حربے ہیں۔

ریڈ ایف ایم ریڈیو کے نمائندہ Risi صاحب نے کہا کہ میرا سوال (-) فوبیا کے بارہ میں ہے۔ دنیا میں اس وقت بہت سے لوگ (دین) کے خلاف باتیں کررہے ہیں۔ ہم اس مسئلہ کو کس طرح حل کرسکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک phobia (-) کا سوال ہے تو بعض لوگ اس میں حق بجانب ہیں۔ میں کئی خطابات میں کہہ بھی چکا ہوں کہ Extremist Groups نے ویسٹرن ورلڈ میں ایک خوف پیدا کر دیا ہے۔ پیرس، بیلجیئم اور جرمنی میں ہونے والے حملوں نے نائن الیون کے بعد 7/7 کو لندن میں ٹرین کے ساتھ ہونے والے واقعات نے خوف پیدا کیا ہے اور یہ آہستہ آہستہ بڑھ رہا ہے۔ اب Extremist Groups نے حملوں میں زیادہ تیزی پیدا کردی ہے۔ اگر تیزی پیدا نہیں ہوئی تو کم ازکم اعلان کردیتے ہیں کہ یہ حملہ بھی ہم نے کیا ہے اور وہ حملہ بھی ہم نے کیا ہے۔ کینیڈا میں ایک ٹرین کا واقعہ ہوا اور ایک دوسرا واقعہ بھی ہوا۔ امریکہ میں بھی دو تین واقعات ہوئے۔ تو یہ ساری چیزیں خوف پیدا کرتی ہیں۔ اس لئے ان کا خوف حق بجانب ہے۔ لیکن یہ (دینی) تعلیم نہیں ہے۔ (دینی) تعلیم تو Extremist کے خلاف ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم بڑے واضح طور پر کہتا ہے کہ (دینی) تعلیمات میں کسی قسم کی کوئی شدت پسندی کی جگہ نہیں ہے اور نہ رسول کریم ﷺ کی سنت سے ثابت ہے۔ (دین) کے اندر ہر قسم کے خودکش حملے یا کلبوں پر ہونے والے حملے یا اس قسم کی دوسری کارروائیاں مکمل طور پر منع ہیں۔ اگر ہم (دین) کی اصل تعلیمات کا مطالعہ کریں اور (دین) کی اصل تعلیمات کو پھیلائیں جو کہ احمدی (-) کررہے ہیں تو یہی ایک طریق ہے جس سے مغربی دنیا کے لوگوں کے ذہنوں میں سے (دین) کا خوف نکالا جاسکتا ہے۔

اس کے بعد ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ ایسا کیوں سمجھتے ہیں کہ ٹرمپ کی حکومت ٹرمپ کی باتوں پر عمل نہیں کرے گی؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ Donald Trump کو اپنی پارٹی کی پالیسی پر عمل کرنا پڑے گا۔ ان کی پارٹی کا کوئی نہ کوئی تو منشور ہوگا اور میرا نہیں خیال کہ اس کی پارٹی کا منشور یہ کہتا ہو کہ تم مسلمانوں کے خلاف ظلم کرو۔ اس کے علاوہ امریکہ کی حکومت کے پیچھے پینٹا گون اور سی آئی اے کا بھی

ہاتھ ہوتا ہے اور میرا نہیں خیال کہ وہ اپنے ملک میں بھی اسی قسم کا اضطراب اور فساد دیکھنا چاہتے ہیں جو دنیا کے بعض دیگر ممالک میں نظر آرہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ نے دیکھا ہوگا کہ الیکشن جیتنے کے بعد ٹرمپ کا رویہ ایک رات میں تبدیل ہوگیا ہے۔ کل تک تو وہ کہہ رہا تھا کہ ہیلری کلنٹن کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہونا چاہئے اور آج کہہ رہا ہے کہ ہیلری کلنٹن تو ہمارے ملک کا اثاثہ ہے اور اس کے ساتھ اس کے مطابق سلوک ہونا چاہئے۔ تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بدل گیا ہے۔

ہیرالڈ نیوز پیپر اور کیلگری سن کے صحافی Michael نے دوبارہ سوال کیا کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ مغربی ممالک میں (-) فوبیا کو ختم کر رہے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ پیرس، بیلجیئم اور جرمنی میں ہونے والے حملوں کا (دین) کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ دوسری طرف آپ کو یہ بات بھی پریشان کرتی ہوگی کہ بعض مغربی ممالک (-) کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے جیسا کہ Calais میں (-) مہاجرین کے لئے کیمپس بنائے گئے جو بعد میں ختم کردیئے گئے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ سارے غیر قانونی Immigrants ہیں اس لئے انہوں نے Calais میں کیمپس بنائے ہیں اور یہ کیمپ صرف Calais میں نہیں بلکہ جرمنی میں بھی بہت ساری جگہوں پر بنائے گئے ہیں کیونکہ سیرین ریفیوجیز اور بعض دیگر ملکوں کے ریفیوجیز کی ایک بہت بڑی تعداد جرمنی میں آئی ہے۔ لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان کیمپوں میں رہنے والے مہاجرین غیر قانونی کام نہیں کر رہے ہیں یا پھر غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث نہیں ہیں۔ لہٰذا حکومت ملک میں امن وامان کے لئے ان کیمپوں کو ختم کر رہی ہے اور مہاجرین کو ایسی جگہوں پر رکھ رہی ہے جہاں انہیں بآسانی کنٹرول کیا جاسکے اور ان پر نظر رکھی جاسکے۔ اس کی ابتداء حکومت کی طرف نہیں بلکہ مہاجرین کی طرف سے ہوئی جنہوں نے ملکی قانون کو توڑنے کی کوشش کی۔ یہ مہاجرین بڑی بڑی سڑکوں پر ٹریفک روک رہے تھے اور بعض جگہ انہوں نے ٹرکوں اور کاروں کو بھی لوٹا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت کو بھی اقدام اٹھانے پڑے۔ اگر وہ پُرامن طور پر رہ رہے ہوتے تو میرا نہیں خیال کہ حکومت کبھی بھی ان کے خلاف کوئی اقدام اٹھاتی۔ اب جب حکومت نے ان کے خلاف کارروائی کی ہے تو وہ آگے سے سختی دکھا رہے ہیں بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ انتقام لینے پر تلے ہوئے ہیں۔ تو اس طرح یہ لوگ انصاف سے کام نہیں لے رہے۔

اس کے بعد میٹرو نیوز پیپر کے نمائندہ نے دوبارہ سوال کیا کہ آپ کی جماعت کیلگری میں حکومت کی طرف سے ہونے والی Parades میں شامل ہوتی ہے اور کینیڈین لوگوں تک پہنچنے کے لئے اسی قسم کے دوسری تقریبات بھی منعقد کرتی ہے۔ آپ کے خیال میں خاص اس وقت کینیڈین لوگوں تک پہنچنا کیوں ضروری ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ صرف اس وقت ضروری نہیں بلکہ یہ کام تو ہم ہمیشہ سے کر رہے ہیں اور یہی ہمارا مشن ہے۔ ہماری جماعت کا کام ہی (دعوت الی اللہ) کرنا ہے۔ ہمارا مقصد ہی یہ ہے کہ حقیقی (دین) کا پیغام پھیلایا جائے اور یہی ہم کر رہے ہیں۔ دنیا کے موجودہ حالات ایسے ہیں کہ لوگ (دین) سے خوفزدہ ہیں۔ ہم لوگوں کے ذہنوں سے (دین) کے بارہ میں خوف نکالنے کے لئے (دین) کی حقیقی اور پُرامن تعلیمات کو پھیلا رہے ہیں اور لوگوں کو سمجھا رہے ہیں کہ ہم جہاں بھی رہتے ہیں امن، پیار اور ہم آہنگی کے ساتھ رہتے ہیں اور یہی (دین) کا حقیقی پیغام ہے۔

اس کے بعد Red FM ریڈیو کے نمائندہ Risi نے سوال کرتے ہوئے کہا کہ جب یہ شدت پسند مختلف جگہوں پر (دین) کے نام پر ہونے والے حملوں کی ذمہ داری لیتے ہیں تو (-) فوبیا میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس پر آپ کا کیا ردعمل ہوتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں پہلے بھی کئی مرتبہ اپنے خطابات اور انٹرویوز وغیرہ میں کہہ چکا ہوں کہ یہ (دین) کی اصل تعلیم نہیں ہے۔ یہ لوگ جو کچھ بھی کر رہے ہیں وہ (دینی) تعلیمات کے منافی ہے اور یہ لوگ صرف اور صرف (دین) کا نام بدنام کر رہے ہیں۔ میں جب بھی اس قسم کی گھناؤنی حرکتیں دیکھتا ہوں تو اپنی جماعت کو کہتا ہوں کہ پہلے سے بڑھ کر (دین) کی اصل تعلیمات کو پھیلانے کی کوشش کریں۔

یہ پریس کانفرنس دو بجکر دس منٹ تک جاری رہی۔

حضور انور کا TV چینل کے لئے انٹرویو

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں کیلگری کے مشہور ٹیلیویژن چینل 660 News کے سینئر جرنلسٹ Ian Campell نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔ جرنلسٹ نے سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیلگری تشریف لائے اور انٹرویو کے لئے وقت دیا۔

اس کے بعد جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ کل رات امریکہ میں ہونے والے الیکشن کے بارہ میں آپ کے کیا تاثرات ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو نتیجہ نکلا ہے اس کی توقع تو امریکن شہریوں کو بھی نہیں تھی۔ لیکن گزشتہ دنوں میں ماہرین نے رائے دینا شروع کردی تھی کہ دونوں فریقین برابر ہی ہیں۔ دونوں میں سے کوئی بھی جیت سکتا ہے۔ چونکہ لوگوں نے پہلے ہی کہنا شروع کردیا تھا اس لئے الیکشن کے نتائج اتنے بھی حیران کن نہیں ہیں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ دنیا بھر میں لاکھوں احمدی بستے ہیں۔ کیا آپ وائٹ ہاؤس اور Donald Trump کے ساتھ اپنے تعلقات میں بہتری دیکھتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اصل میں Donald Trump (دینی) تعلیمات سے ناواقف ہے۔ اگر اسے صحیح تعلیمات کا علم ہوتا تو وہ باتیں نہ کہتا جو اس نے کہی ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب ہم دیکھتے ہیں کہ چند انتہاء پسند لوگ (دین) کے نام پر ظلم وبربریت کر رہے ہیں تو Donald Trump کے ردعمل کی وجہ سمجھ آتی ہے۔ لیکن بجائے اس کے کہ وہ (دین) کی صحیح تعلیمات سمجھنے کی کوشش کرتا اور یہ سمجھتا کہ یہ جو دہشت گرد کر رہے ہیں یہ (دین) کی تعلیم نہیں اس نے تمام دنیا کے (-) اور (دین) کو اور اپنے ملک میں بسنے والے (-) کو برا بھلا کہنا شروع کردیا۔ اگر دیکھا جائے تو ساری دنیا میں گنتی کے چند ایک لوگ ہیں۔ جنہوں نے یہ ظالمانہ رویہ اختیار کیا ہوا ہے جبکہ دنیا میں 1.6 بلین مسلمان ہیں اور یہ سب تو اس میں شامل نہیں ہیں۔ اس لئے میرے خیال میں اگر اس نے (-) کمیونٹی سے تعلقات بنائے ہوتے تو اس کے لئے بہتر ہوتا۔

جرنلسٹ نے عرض کیا کہ کیا آپ ان کے ساتھ اپنے تعلقات کو بہتر ہوتا دیکھتے ہیں یا آپ امید کرتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کرلے گا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے خیال میں جب وہ اپنا دفتر سنبھالے گا تو خود بھی (دین) کی حقیقت کو سمجھنا چاہے گا۔ کیونکہ اس نے جو باتیں پہلے کی تھیں وہ صرف الیکشن جیتنے کے لئے تھیں اور جہاں تک میرا خیال ہے امریکہ کے پریذیڈنٹ کو اتنی اجازت نہیں ہوتی کہ وہ ہر جگہ پر اپنی مرضی چلا سکے۔ اس لئے اس کو اور بہت سی باتوں کا خیال رکھنا پڑے گا۔

جرنلسٹ نے عرض کیا کہ آپ کا خیال ہے کہ Trump اپنے وعدے پورے کرے گا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے خیال میں وہ کبھی بھی ان باتوں پر عمل نہیں کرے گا اور مجھے امید بھی ہے کہ وہ ایسا نہیں کرے گا۔ لیکن اگر وہ کرتا ہے تو پھر بہت فساد پیدا ہوگا۔

اس کے بعد جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ لوگوں کو کیسے یقین دلائیں گے کہ Donald Trump کے آنے سے پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لوگوں کے دلوں میں جو خوف ہے وہ Trump کی ان باتوں کی وجہ سے ہے جو اس نے الیکشن سے پہلے کی تھیں۔ آپ دیکھیں کہ دنیا میں پہلے ہی بہت فسادات ہو رہے ہیں۔ مشرق وسطیٰ میں (-) حکومتیں اپنی ذمہ داریاں نہیں نبھا رہیں جس کے نتیجہ میں وہاں صورتحال کافی خراب ہے۔ تو ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر وہ اپنی باتوں پر عمل کرے گا تو یہاں بھی وہی صورتحال پیدا ہوگی جو مشرق وسطیٰ کے ممالک میں ہے بلکہ خانہ جنگی کی طرف بھی جاسکتی ہے۔

جرنلسٹ نے اگلا سوال کیا کہ آپ کے خیال میں آپ کی جماعت کے لئے سب سے بڑی دشواریاں کیا ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک ہماری بات ہے تو ہم ایک (دعوت الی اللہ) کرنے والی جماعت ہیں۔ ہم تو قرآن کریم کی بیان کردہ (دین) کی صحیح تعلیم جو امن و امان اور آشتی کے پیغام پر مشتمل ہے دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ ہم قانون کی پیروی کرنے والے لوگ ہیں۔ ہمارا ردعمل بھی پُرتشدد نہیں ہوتا۔ پاکستان میں تو ہمارے خلاف قوانین بھی موجود ہیں جیسے کہ 1974ء میں ہمارے خلاف قانون بنایا گیا اور ہمیں غیر مسلم قرار دیا گیا اور اسی طرح 1984ء میں ملٹری حکومت نے اس قانون کو اور سخت کیا اور ہمیں (دینی) شعائر پر عمل کرنے سے بھی روک دیا۔ ہم اپنے آپ کو (-) نہیں کہہ سکتے نہ ہی (دعوت الی اللہ) کرسکتے ہیں اس کے باوجود ہم نے کوئی پُرتشدد کارروائی نہیں کی۔ ہم جہاں بھی رہتے ہیں قانون کی پیروی کرتے ہیں۔ اگر ہمیں یہ محسوس ہو کہ ہم کسی جگہ کے خاص حالات کے باعث وہاں نہیں رہ سکتے تو ہم ہجرت کرلیں گے۔ کہاں کریں گے یہ خدا بہتر جانتا ہے۔ لیکن میرے خیال میں دنیا کی کوئی بھی بڑی طاقت ایسے حالات نہیں پیدا کرنا چاہے گی کہ اس کے اپنے شہریوں کو ملک چھوڑنا پڑے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ بعض لیڈر لوگوں میں (دین) کے مخالف جذبات پیدا کر رہے ہیں اور ISIS نے بھی ایک بڑی مشکل پیدا کی ہے تو ان مسائل کے پیش نظر آپ کے لئے امن کا پیغام پہنچانا کتنا مشکل ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اصل مشکل یہ ہے کہ وہ جو بھی ظلم وستم کر رہے ہیں وہ (دین) کے نام پر کر رہے ہیں۔ ہم واحد جماعت ہیں جو ان حملوں کے جواب دے رہی ہے اور اپنے عمل سے لوگوں کے شکوک دور کر رہے ہیں۔ ہمارے لئے اصل دشواری یہ ہے کہ ہمیں پہلے سے بڑھ کر (دین) کا صحیح پیغام پہنچانے کے لئے محنت کرنے کی ضرورت ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ہم نے (-) فوبیا کے بعض واقعات یہاں کیلگری میں اور باقی دنیا میں بھی دیکھے ہیں۔ آپ کے خیال میں ایسا کیوں ہے؟ کیا اس کی وجہ جاہلیت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ جاہلیت ہی ہے۔ بعض نام نہاد (-) ذاتی مفاد کی خاطر اور بعض دہشتگرد گروہوں کی وجہ سے (دین) کی اور قرآن کی صحیح تعلیمات کو غلط رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ اگر یہ لوگ قرآن کا مطالعہ کریں یا

وہ تقاریر ہی سن لیں جو میں نے کی ہیں تو شاید ان لوگوں کو سمجھ آجائے۔ ان تقاریر میں، میں نے قرآن کریم کی متعدد آیات پیش کرکے ثابت کیا ہے کہ قرآن اس طرح کے ظلم وستم کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی دوسری آیت میں فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ تمام جہانوں کا رب ہے اور سب کو رزق عطا کرتا ہے اور ان کو پالتا ہے اور بانی اسلام ﷺ تمام دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے تھے۔ اگر یہ بات سچ ہے تو کیسے ممکن ہے کہ وہ لوگ جو یہ ظلم وستم کررہے ہیں وہ بخش دیئے جائیں گے۔ جو لوگ (دین) کے نام پر یہ ظلم کررہے ہیں وہ ضرور خدا تعالیٰ کے مورد عتاب ٹھہریں گے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ شام کے لوگوں کی مدد کے لئے جو اقدامات کئے جارہے ہیں، آپ کے خیال میں یہ کافی ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو کچھ بھی ہو رہا ہے یہ بہت پہلے ہونا چاہئے تھا اور اب بھی جو کچھ ہو رہا ہے یہ کافی نہیں ہے۔ ان دہشتگرد تنظیموں کو ابھی بھی تیل کی Refineries تک رسائی حاصل ہے اور وہ یہ تیل مختلف حکومتوں کو بیچ رہے ہیں اور ایک بینک سے دوسرے بینک میں پیسے ٹرانسفر کئے جارہے ہیں۔ پھر یہ بھی دیکھیں کہ ان کو اسلحہ کہاں سے مل رہا ہے۔ اس لئے جو بھی اقدامات ہو رہے ہیں یہ کافی نہیں ہیں۔

جرنلسٹ نے آخری سوال کیا کہ کینیڈا کے لوگ (دین) کی موجودہ حالت دیکھ رہے ہیں اور Donald Trump سے سن رہے ہیں کہ وہ امریکہ میں (-) کے آنے پر پابندی لگادے گا۔ اس حوالہ سے آپ کا اپنے پیروکاروں کے لئے کیا پیغام ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرا پیغام اپنے پیروکاروں کے لئے یہی ہے کہ ہمیشہ امن و امان سے رہیں۔ میرا ہمیشہ یہی پیغام رہا ہے جو میں اپنی جماعت کو MTA کے ذریعہ بھی پہنچاتا ہوں کہ کبھی بھی شدید ردعمل کا اظہار نہیں کرنا اور نہ ہی قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا ہے۔ بلکہ قانون کی ہمیشہ پیروی کرنی ہے۔

آخر پر اس جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ان پر ہدایات سے نوازا۔

طالبات کی کلاس

پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چھ بجے بیت النور کے ہال میں تشریف لائے جہاں یونیورسٹیز اور کالجز میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات کی حضور انور کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔ اس کلاس میں 76 طالبات شامل ہوئیں۔

کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو سدرۃ المنتہیٰ صاحبہ نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ شوار بایا جوہ صاحبہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد نائلہ چوہدری صاحبہ نے اطاعت کے موضوع پر عربی میں حدیث پیش کی جس کا انگریزی ترجمہ روکاش رانا صاحبہ نے پیش کیا۔

پہلی پریزنٹیشن

بعد ازاں عائشہ ملک صاحبہ نے شہد کی مکھیوں اور قرآن کریم پر ایک پریزنٹیشن پیش کی۔

موصوفہ نے بتایا کہ شہد کی مکھیاں مل جل کر رہتی ہیں اور ان کا ایک باقاعدہ نظام ہوتا ہے جس میں ان کی ایک ملکہ ہوتی ہے اور باقی اس کے تحت ہوتی ہیں جن کے سپرد مختلف کام ہوتے ہیں۔ قرآن کریم کی سورۃ النحل کی آیت 69 میں بیان ہوا ہے کہ ”اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی کہ پہاڑوں میں بھی اور درختوں میں بھی اور ان (بیلوں) میں جو وہ اونچے سہاروں پر چڑھاتے ہیں گھر بنا“۔

چنانچہ شہد کی مکھیاں ایسی ہی جگہوں پر گھر بناتی ہیں۔ شہد کے چھتے ایک منفرد خاصیت رکھتے ہیں۔ ہر قسم کے کام نہایت منظم طریقے سے ہوتے ہیں۔ شہد کے چھتوں میں ایک خاص حد تک نمی کا ہونا لازمی ہے۔ اس میں کمی بیشی سے شہد کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس لئے چھتہ کی نمی کو ایک خاص حد تک برقرار رکھنے کا کام بھی کچھ مکھیوں کے سپرد ہوتا ہے۔ سورۃ النحل کی آیت 70 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے کھا اور اپنے رب کے رستوں پر عاجزی کرتے ہوئے چل۔ ان کے پیٹوں میں سے ایسا مشروب نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اور اس میں انسانوں کے لئے ایک بڑی شفا ہے۔ یقیناً اس میں غور وفکر کرنے والوں کے لئے بہت بڑا نشان ہے۔

شہد کی مکھیاں پھولوں سے Nectar اکٹھا کرتی ہیں اور اس کو اپنے پیٹ سے نکلنے والے ایک انزائن انورٹیز (Invertase) سے ملا کر شہد بناتی ہیں۔

جیسا کہ قرآن کریم میں آیا ہے شہد کے استعمال سے بہت سی بیماریوں کے لئے شفاء ہے۔ اسی طرح تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ شہد کو بہت سی بیماریوں میں استعمال کرکے شفاء حاصل کی جاسکتی ہے۔ مثلاً شہد کو زخموں اور جلے ہوئے حصوں پر لگایا جاسکتا ہے۔ موسموں کی Allergies کو کم کیا جاسکتا ہے۔ بچوں کی پیٹ کی بیماری Gastroenteritis میں بہت مفید ہے۔ اس سے انفیکشن کو بھی ختم کیا جاسکتا ہے کیونکہ اس سے بیکٹیریا ختم ہوتا ہے۔ خاص طور پر Manuka Honey سے زخموں کے انفیکشن میں بہت فائدہ ہوتا ہے۔ نیز قدرتی شہد کھانسی کے لئے بھی بطور علاج استعمال ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ عام مکھی اور شہد کی مکھی میں فرق الہام کا ہے۔ ایک گند کھاتی ہے اور ہر کوئی اس سے تنگ آتا ہے اور دوسری نیکٹر کھاتی اور شفاء والی چیز بناتی ہے۔ گند پر بیٹھنے والی مکھیاں بیماریوں کے پھیلانے کا پیش خیمہ ہیں جبکہ شہد کی مکھیاں بیماریوں سے شفاء کی اشیاء بناتی ہیں جس کا کوئی مقابلہ نہیں۔ الہام نے شہد کی مکھیوں کو مکمل اطاعت، تنظیم اور لگن کا مادہ سکھایا ہے۔ سائنس نے قرآن کریم کی پندرہ سو سال قبل بات کو ثابت کردیا ہے۔

اس کے بعد ایک طالبہ نے سوال کیا کہ ہم نے یہ مشاہدہ کیا ہے کہ شہد کی مکھیاں غائب ہو رہی ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ غائب تو نہیں ہو رہیں مگر اس کا خطرہ ضرور ہے اور اس کی وجہ زہریلے کیمیکلز ہیں جو کیڑے مکوڑے مارنے کے لئے پودوں پر چھڑکے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے حشرات کو مارا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس وجہ سے 30 فیصد مکھیاں کم ہو گئی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ نے بتایا ہے کہ منوکا (Manuka) شہد زخموں کو مندمل کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ پراپولس (Propolis) بھی شہد کی قسم ہے اس پر کوئی تحقیق نہیں کی؟ پراپولس میں شفاء کی زیادہ بہتر خاصیت ہے۔ آجکل Manuka پر زیادہ زور ہے حالانکہ اصل میں پراپولس میں خاص شفاء ہے اور شہد کی مکھیاں اس شہد کو اپنے چھتے کو متاثر ہونے سے بچانے کے لئے بھی استعمال کرتی ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر موصوفہ نے بتایا کہ وہ پولیٹیکل سائنس کی طالبہ ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پولیٹیکل سائنس کا شہد کی مکھی کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ یہ تحقیق تو بائیولوجی کی سٹوڈنٹ یا کسی Entomologist یا Apiculturist کو پیش کرنی چاہئے تھی جسے شہد کی مکھیوں میں دلچسپی بھی ہوتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پراپولس میں دوسرے شہد کی نسبت زیادہ شفا پائی جاتی ہے اور اس کی تحقیق ڈنمارک میں شروع ہوئی تھی۔ پراپولس اب تو کمرشلائز بھی ہو گیا ہے۔ اس کی مرہم بھی ملتی ہے اور دوسری مصنوعات بھی ہیں۔

دوسری پریزنٹیشن

اس کے بعد دوسری Presentation سائیکالوجی کی طالبہ نے Resperate & Body Scan پر دی۔ موصوفہ نے بتایا کہ انہوں نے سائیکالوجی میں بی ایس سی اور اکنامکس میں بی اے کیا ہوا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو اس Non-Pharmacuetical Device کا کیسے پتہ چلا؟ کیا آپ نے اس کے بارہ میں خود تحقیق کی تھی؟

اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ ان کی کلاس میں اس آلہ کے حوالہ سے پراجیکٹ تھا۔ اس لئے انہیں اس کو سٹڈی کرنے کا موقع ملا۔

موصوفہ نے بتایا: میری تحقیق اس بات پر ہے کہ Resperate اور باڈی سکین میں سے زیادہ بہتر کون سی چیز ہے؟ رسپریٹ ایک ایسا آلہ ہے جو کہ بغیر کسی دوائی کے سانسوں کی مقدار کو کم کرکے بلڈ پریشر کو کم کرنے کے لئے حال ہی میں بنایا گیا ہے۔ اس آلہ کے ساتھ ایک Sensor لگا ہوتا ہے جسے سینہ پر لگاتے ہیں تاکہ سانسوں کا مشاہدہ کیا جاسکے اور اس کے ساتھ ایک ہیڈفون ہوتا ہے جس میں موقع کی مناسبت سے ہدایات دی جاتی ہے جس میں میوزک کی ٹون بھی ہوتی ہے۔ 2002ء میں امریکہ کی FDA (فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن) نے باقاعدہ اس چیز کو تسلیم کیا کہ اس آلہ کے ذریعہ بلڈ پریشر میں کمی کی جاسکتی ہے۔ دوسری طرف باڈی سکین والی مشین ایک ویڈیو چلاتی ہے جس میں شامل ہونے والے آنکھیں بند کرکے بیٹھ جاتے ہیں اور وہ جسم کے مختلف حصوں کی طرف توجہ دلاتی ہے اور راہنمائی کرتی ہے۔

میری تحقیق کے مطابق باڈی سکین Video Active Control کی طرح کام کرتی ہے۔ تحقیق کے دوران مریضوں سے پندرہ سوال کئے گئے۔ سوالات سے معلوم ہوا کہ صرف 17 فیصد لوگوں نے Relax ہونے کی کوشش کی جبکہ باقی لوگوں نے کوئی کوشش نہیں کی۔ تحقیق میں مریضوں پر دونوں مشینوں کو آزمایا گیا۔ پانچ منٹ کے لئے تین مرتبہ مشین کو لگایا گیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ مریضوں کی سانسیں ایک منٹ میں 10 مرتبہ تک پہنچ گئیں جو اس مشین کا مقصد تھا۔ جبکہ دونوں مشینوں سے دل کی دھڑکن میں کوئی فرق نہیں آیا۔ انسان زیادہ تر پریشانی کی حالت میں مختلف جسمانی تبدیلیوں سے گزرتا ہے۔ جس میں سے دل کی دھڑکن کی تیزی، سانسوں کی تیزی، پسینہ، Pupil Dilation ہوتی ہے۔ باڈی سکین کی نسبت رسپریٹ کے ذریعہ سے سانسوں کی تعداد میں کمی واقع ہوئی۔ اس تحقیق کے دوران میں نے ایک مقالہ پڑھا جس سے معلوم ہوا کہ آوے مریا (Ave Maria) کی دعائیں (عیسائیوں کی دعائیں) یا یوگی منتر پڑھنے سے ایک منٹ میں چھ سانسوں تک کم کی جاسکتی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ ممکن ہے عیسائیوں کی Rosary Prayer یا یوگی منتر بنیادی طور پر مذہبی عمل ہیں مگر شروع میں صرف سانسوں کی رفتار کم کرنے، ذہنی یکسوئی اور سکون حاصل کرنے کے لئے ہوں۔ ان تحقیقات میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مراقبہ کرنے سے ذہنی سکون حاصل کیا جاسکتا ہے۔ مراقبہ میں لوگ بغیر کسی تعصب کے غور وفکر کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں ان کی سوچ میں کس طرح تبدیلی آتی ہے۔

موصوفہ نے بتایا: حیران کن بات یہ ہے کہ قرآن پاک نے ہم (-) کو پندرہ سوسال پہلے بتادیا تھا کہ ہم اپنی پریشانی کو کس طرح کم کر سکتے ہیں۔ سورۃ الرعد کی آیت 29 میں ہے کہ ''وہ لوگ جو ایمان لائے اوران کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ سنو! اللہ ہی کے ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں''۔ اس کے علاوہ نماز کے دوران جسمانی حرکات ہمارے جسم اور روح کے لئے ایک اچھی ورزش کا ذریعہ بھی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ ریسپریٹ آلہ پر تحقیق کر رہی ہیں یا اس کو پروموٹ کر رہی ہیں؟

اس پر طالبہ نے عرض کیا کہ یہ ایک مہنگا آلہ ہے جس کی کئی سو ڈالر قیمت ہے۔ ہم یہ تحقیق کر رہے ہیں کہ اس کا فائدہ ہے یا نہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: اتنے زیادہ پیسے خرچ کرنے سے تو ہوسکتا ہے ویسے ہی انسان کی سانس ختم ہو جائے۔ پھر اس کا کیا فائدہ ہوگا۔ کوئی ایسی بات بتاؤ جو سستی بھی ہو اور بغیر دوائی کھائے بلڈ پریشر بھی نہ ہو اور سانس بھی ٹھیک رہتا ہو۔ جو بلڈ پریشر کے مریض ہیں وہ دکان پر جائیں گے اور قیمت پتہ کریں گے تو وہیں ان کا بلڈ پریشر ہائی ہو جائے گا۔

ایک اور طالبہ نے عرض کیا کہ ایک سستی چیز ورزش ہے جو آپ کے آرام کی حالت میں دل کی دھڑکن کو بھی کم کرتی ہے اور سانسوں کی رفتار کو بھی کم کرتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ورزش کر تو سکتے ہیں مگر ہر ایک کے لئے ورزش کرنا بہت مشکل ہے۔ ویسے تو قرآن شریف بھی کہتا ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کون یہ ذکر کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا نمازیں پڑھنا ہی ہے۔ آپ لوگوں کا ڈرامہ لگا ہوتا ہے تو نمازیں چھوڑ دیتی ہیں۔ کہتی ہیں بعد میں پڑھ لیں گے۔ پتہ نہیں ڈرامہ کی قسط بعد میں دیکھی جائے یا نہ دیکھی جائے۔ اس لئے ڈرامہ تو ابھی دیکھو۔ نماز تو بعد میں بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ اس طرح تو پھر ذکر تو نہ رہا اور ڈرامے بھی ایسے اوٹ پٹانگ ہوتے ہیں جن میں حادثات ہی حادثات ہوتے ہیں اور اس کے بعد بلڈ پریشر اور بڑھ جاتا ہے اور ڈپریشن بھی ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد ایک طالبہ نے سوال کیا کہ آپ نے بتایا تھا کہ مریضوں سے سوال کرنے سے معلوم ہوا تھا کہ انہوں نے پہلے کبھی مراقبہ وغیرہ نہیں کیا تھا تو کیسے معلوم ہوگا کہ ان کے بلڈ پریشر میں ریسپریٹ کی وجہ سے فرق پڑا ہے یا مراقبوں کی وجہ سے؟

اس پر طالبہ نے جواب دیا کہ صرف تین لوگوں نے مراقبہ کیا تھا باقی لوگوں نے نہیں کیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ یہ آلہ آپ کو صرف ہدایت دے گا کہ آپ بیٹھ جاؤ یا کھڑے ہو جاؤ یا لیٹ جاؤ۔ یہی کچھ بتائے گا یا کچھ اور بھی بتاتا ہے؟

اس پر طالبہ نے عرض کیا کہ ریسپریٹ صرف بیٹھنے کی حالت میں استعمال ہوتا ہے اور آپ ہیڈفون کے ذریعہ ہدایات سن رہے ہوتے ہیں۔ باڈی سکین فوراً نہیں بتاسکتا کہ آپ اب کس طرح سانس لے رہے ہیں لیکن ریسپریٹ میں وہ ساتھ ساتھ بتاتا ہے کہ اب آپ تیز سانس لے رہے ہیں اور اب آہستہ ہو جائیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو امیروں کے چونچلے ہیں۔ امیر تو ایسی چیزیں خرید لیں گے مگر غریب کیا کریں گے؟ اس کا مطلب ہے کہ امیر ریسپریٹ استعمال کرے اور غریب نمازیں پڑھے؟ اس لئے اسے چھوڑو۔ کمپنی والوں نے صرف پیسے بنانے ہوتے ہیں اور آخر پر دوائی ہی لینی پڑتی ہے۔ جس کو عارضی تکلیف ہو اس کی تو اور بات ہے لیکن جو مستقل بیمار ہیں تو ان کو تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ جن کا بلڈ پریشر کبھی کبھار ہائی ہوتا ہے ان کو تو ویسے ہی آلہ استعمال کرنے کی ضرورت نہیں اور جو مستقل بیمار ہیں انہیں دوائی کھانی پڑے گی۔ چاہے وہ آلہ استعمال کریں یا نہ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ نے تو صرف دو آلہ جات کا مقابلہ کیا ہے کہ ان میں سے کون سا بہتر ہے۔ تو یہ ثابت ہوا کہ ریسپریٹ زیادہ بہتر ہے۔ باڈی سکین صرف یہ بتاتا ہے کہ اب یہ ہو گیا ہے مگر ریسپریٹ راہنمائی بھی کرتا ہے کہ اب بیٹھ جاؤ، گہرے سانس لو، تھوڑا آرام کرو وغیرہ وغیرہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ یہ صرف دل کے مریضوں کے لئے ہے یا دمہ کے مریضوں کے لئے بھی ہے؟

اس پر طالبہ نے عرض کیا کہ زیادہ تر تو دل کے مریضوں اور ہائی بلڈ پریشر والوں کے لئے ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دمہ کی بیماری تو بہت عام ہے۔ اس لئے ایسی چیزوں پر تحقیق کیا کریں جو غریبوں کو فائدہ دے، صرف امیروں کو نہیں۔

اس کے بعد ایک طالبہ نے سوال کیا کہ زندگی میں بعض دفعہ دو چیزوں میں سے ایک چننی ہوتی ہے اور بعض دفعہ سمجھ نہیں آتی کہ کیا کریں۔ مذہب کہتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے راہنمائی حاصل کریں۔ لیکن جب دعا کرتے ہیں تو براہ راست کوئی راہنمائی نہیں ملتی۔ اس حوالہ سے کیا کرنا چاہئے؟ کس طرح ہم خدا سے راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اتنا نیک تو کوئی نہیں کہ تم دعا کرو اور ساتھ ہی الہام ہو جائے۔ اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلے نیکی اور تقویٰ کے معیار کو بلند کرنا پڑے گا۔ اگر یہ معیار نہیں ہے اور آپ نے دو اختیارات میں سے ایک کو چننا ہے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دماغ دیا ہے۔ اس کے مثبت اور منفی پہلو کے بارہ میں سوچیں۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ان میں سے جو بہتر ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے میرے دل میں سہولت پیدا کردے۔ اگر دل میں بیٹھ جائے کہ یہ چیز بہتر ہے تو ٹھیک ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ کوئی خواب آئے یا الہام ہو یا کسی خاص طریقے سے پتہ لگے۔ اگر دل کا اطمینان ہو جاتا ہے تو وہ بھی ٹھیک ہے۔ استخارہ کا مطلب ہی یہ ہے اللہ تعالیٰ میرے دل میں خیر ڈال دے۔

اس کے بعد ایک طالبہ نے عرض کیا کہ اس نے انٹرنیشنل کرمنل جسٹس میں ماسٹرز کیا ہوا ہے۔ ہمارے سرپرست ہمیں بتاتے ہیں کہ یہ بہت برے لوگ ہیں۔ ان سے خاص طرح کا سلوک کرنا ہے۔ اس لئے ان سے سلوک اچھا نہیں ہوتا کیونکہ انہوں نے بہت برے کام کئے ہوتے ہیں۔ مگر دوسری طرف ہم کہتے ہیں کہ ہمیں عملی طور پر اچھا ہونا چاہئے اور ہر ایک سے نرمی سے پیش آنا چاہئے۔ اس لئے سمجھ نہیں آتی کہ ایسے لوگوں سے سلوک کیسا کیا جائے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ ملزموں کی بہت بڑی تعداد ایسی ہوتی ہے جنہیں کوئی Tempatation ہوتی ہے یا Frustration ہوئی ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کے ساتھ چھوٹے موٹے جرائم کئے یا ایسے لوگوں کے ساتھ مل گئے اور ایک مجرم کے ساتھ دوسرے بھی پکڑے گئے تو وہ بھی جرم کا حصہ بن جاتے ہیں۔ اکثر اسی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ گھناؤنے جرائم کرنے والے لوگ بہت کم ہوتے ہیں۔ اگر ان کو وہاں جیلوں میں سمجھایا جائے تو تبدیلی آسکتی ہے۔ جیلوں میں کس لئے ڈالا جاتا ہے؟ اس کا مقصد اصلاح کرنا ہی ہوتا ہے۔ اسی لئے عیسائیوں کے پادری بھی ہر اتوار عبادت کرانے کے لئے جیلوں میں جاتے ہیں۔ مسلمان مولوی بھی جاتے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم نے بعض جگہ کوشش کی کہ ہمارے آدمی جیلوں میں جائیں اور انہیں (دین) کی حقیقی تعلیم سکھائیں۔ اس کے نتیجہ میں امریکہ میں بھی کئی لوگوں نے خاص طور پر افریقن امریکن اور بعض گوروں نے بھی اپنی اصلاح کی اور پھر بیعت بھی کرلی۔ بعض ابھی بھی جیل میں ہیں اور مجھے خطوط لکھتے ہیں کہ ان کے اندر کس طرح تبدیلی آئی اور انہوں نے کس طرح یوٹرن لیا۔ وہ لوگ جیلوں میں باقاعدہ نماز پڑھتے ہیں۔ ہمارے لوگوں کے باقاعدہ دورے ہوتے ہیں۔ تو اصل چیز یہ ہے کہ ان کی اصلاح کی جائے۔

پاکستانی جیلوں کی طرح نہیں کہ وہاں جاکر اور مجرم بن جائیں۔ بعض ایسے لوگ ہیں مثلاً (-) ہیں یا اسی قسم کے شدت پسندانہ خیال رکھنے والے لوگ ہیں وہ دوسروں کو بھی Redicalize کر دیتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کو علیحدہ رکھنا چاہئے اور پھر اس کے مطابق ان کے ساتھ سلوک کرنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر سارے مجرموں کو ایک جگہ ڈال دیا جائے اور ایک جیسا سلوک کیا جائے تو ایک دوسرے کا اثر بھی ہو رہا ہوتا ہے۔ یہاں کی جیلیں تو ایسی ہیں کہ اگر کوئی ان کی اصلاح کرنا چاہے تو اصلاح کر سکتے ہیں۔ پاکستان کی جیلوں کی طرح نہیں ہیں۔ پاکستان میں میں بھی ایک جیل میں رہا ہوں۔ وہاں ایک بیرک میں اسی افراد کی گنجائش تھی لیکن وہاں دو سو چالیس افراد تھے۔ سارے ڈاکو، قاتل اور چور تھے۔ یہ لوگ ایک دوسرے پر اثر ڈالتے ہیں۔ پھر رہنے کی جگہ بھی نہیں، لیٹنے کی جگہ بھی نہیں، بیٹھنے کی جگہ نہیں۔ پھر آپس میں لڑتے ہیں۔ پھر جب جیلوں میں لڑتے ہیں تو ایک نیا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے تھرڈ ورلڈ ملکوں کی جیلوں اور یہاں کی جیلوں میں فرق ہونا چاہئے۔ اصل یہ کوشش ہونی چاہئے کہ کس طرح اصلاح کرنی ہے اور ہر ایک کی نفسیات علیحدہ علیحدہ ہے اور ہر ایک کا جرم کا معیار علیحدہ علیحدہ ہے۔ ان کی سمجھ علیحدہ ہے، ان کے جذبات علیحدہ ہیں۔ اس لئے ہر ایک کی انفرادی اصلاح ہونی چاہئے۔

اس کے بعد ایک طالبہ نے سوال کیا کہ جب ہم وصیت کرتے ہیں تو اپنی ذاتی چیزوں اور جائیداد پر کرتے ہیں۔ تو پھر ہمیں اپنے گھر کے سربراہ (اپنے باپ یا شوہر) کی اجازت کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟ اور اس کے بغیر وصیت قبول کیوں نہیں ہوتی؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ کہیں نہیں لکھا کہ باپ کی اجازت کی ضرورت ہے۔ اگر آپ طالب علم ہیں تو اپنی پاکٹ منی پر یا اگر آپ کی کوئی اپنی پراپرٹی ہے اس پر وصیت کر سکتے ہیں اور جب بڑے ہو کر کچھ کمائیں گے اس پر وصیت ہوگی یا جو کوئی پراپرٹی ہوگی اس پر بھی وصیت ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک خاوند کا سوال ہے تو اس کے بطور Witness تصدیقی دستخط لئے جاتے ہیں۔ اس لئے کہ حق مہر خاوند کے ذمہ ہے۔ اگر خاوند نے حق مہر پہلے ہی ادا کر دیا ہے تو اس بات کی تصدیق ہو جائے گی کہ حق مہر کا حصہ عورت نے ادا کرنا ہے۔ لیکن اگر حق مہر ادا نہیں کیا تو حق مہر ادا کرنا اسی کی ذمہ داری ہے۔ تو خاوند کے دستخط اس لئے لئے جاتے ہیں کہ اگر لڑکی کو کچھ ہو جاتا ہے تو اس کے حق مہر میں سے دسواں حصہ میں ادا کروں گا۔ تو خاوند سے دستخط کروانے کی یہ وجہ ہے۔ اس لئے نہیں کہ اس کی اجازت کے بغیر وصیت نہیں کر سکتے۔ وہ لڑکیاں جن کی شادی نہیں ہوئی کیا وہ انتظار کریں گی کہ میری شادی ہو، میرا خاوند ہو تو میں اس سے دستخط کرواؤں اور پھر وصیت کروں؟ تو خاوند کے دستخط تو صرف قانونی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے ہیں۔

☆............☆............☆